6402-کافر شخص کا مسلمان عورت سے شادی کے بعد اسلام قبول کرنا

سوال

ایک ھندو نے مسلمان بیوہ سے شادی کی اور کچھ سال بعد بیوی کے حسن سلوک کو دیکھتے ہوئے اسلام قبول کرلیا توکیا انہیں نکاح دوبارہ کرنا ہوگا یا پہلا نکاح ہی قائم ہے ؟

ھندوستان میں مسلمان اجروثواب حاصل کرنے اورحادثات سے بچنے کے لیے 4444 بار صلاۃ ناری پڑھتے ہیں ، حالانکہ ہم نے انہیں یہ بات سمجھائی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود ہی کافی ہے جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا ہے ۔

ہمیں یہ عمل نہیں کرنا چاہیے لیکن وہ ابھی تک اس پر عمل پیرا ہیں اورکہتے ہیں کہ ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں ۔

توکیا یہ صلاۃ پڑھنا جائز ہے ، آپ اس کی وضاحت فرمائیں کہ اس میں کوئی شرک تونہیں پایا جاتا جو صلاۃ ناریہ کے معنی میں ہو؟

پسندیدہ جواب

1– مسلمان عورت
کا کسی بھی کافر شخص سے شادی کرنا شرعی طور پر باطل اورحرام ہے اوران کے آپس میں
تعلقات بھی زنا شمار ہوں گے ، ان پر اللہ تعالی کے فرمان پر عمل کرتے ہوئے علیحدگی
واجب ہے ۔

فرمان باری تعالی ہے :

**{اور مشرک مردوں کے نکاح میں اپنی
عورتیں نہ دو جب تک کہ وہ ایمان نہیں لاتے ، ایمان والا غلام آزاد مشرک سے بہتر ہے
گو مشرک تمہیں اچھا ہی کیوں نہ لگے ، یہ لوگ جہنم کی طرف بلاتے ہیں اوراللہ تعالی
اپنے حکم سے جنت اوراپنی بخشش کی طرف بلاتا ہے }** البقرۃ (221) ۔

اوراللہ تعالی نے کافروں کے لیے
مسلمان عورت کے حلال نہ ہونے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے :

**{ نہ تو وہ (مسلمان عورتیں) ان
کافر مردوں کے لیے اور نہ ہی وہ (کافر مرد) ان (مسلمان عورتوں) کے لیے حلال
نہیں }** الممتحنۃ (10) ۔

امام قرطبی رحمہ اللہ تعالی اپنی
کتاب الجامع لاحکام القرآن میں کہتے ہیں :

امت کا اس پر اجماع ہے کہ مشرک مرد
مسلمان عورت سے شادی نہیں کرسکتا کیونکہ اس میں اسلام کی پستی توہین پائی جاتی ہے ۔

دیکھیں الجامع لاحکام القرآن (3/
72)

اور جب شخص اسلام قبول کرلے - جیسا کہ
سوال میں بھی ہے - تو اسے چاہیے کہ وہ دوبارہ نکاح کرے کیونکہ اس کا پہلا نکاح تو
باطل تھا اور وہ شریعت میں کوئی معتبر نہیں ۔

شیخ عطیہ محمد سالم رحمہ اللہ تعالی
اضواء البیان کی تکمیل میں کہتے ہیں :

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اہل کتاب کی
کافرہ عورت مسلمان مرد کے لیے کیوں حلال ہے اور مسلمان عورت اہل کتاب کافر کے لیے
حلال کیوں نہیں کی گئی ؟

اس کا جواب دو لحاظ سے ہے :

اول : اسلام بلندی اختیار کرنے والا
دین ہے اور اس پر کوئی اور غالب نہیں آسکتا ، اور شادی میں مرد کو عورت پر فوقیت
اور سربراہی حاصل ہے کیونکہ مرد میں رجولیت پائی جاتی ہے ، اور پھر یہ ہوسکتا ہے کہ
مرد اپنی بیوی پر اثرانداز ہو جس کی بنا پر عورت اپنے دین پر عمل نہ کرسکے اور اس
کے واجبات کی ادائیگی نہ کرپائے ، اور اس کی وجہ سے وہ مکمل طور پر ہی دین کو چھوڑ دے
، اور اسی طرح اولاد بھی دین میں اپنے والد کے تابع ہوگی ۔

دوسرا جواب :

اسلام ایک شامل اور کامل دین ہے لیکن
اس کے علاوہ باقی ادیان ناقص ہیں ، اور اس پر ہی اجتماعیت کی بنیاد ہے جو خاندان کی
طبیعت اور حسن معاشرت پر بھی اثرانداز ہوتا ہے ، وہ اس طرح کہ جب مسلمان شخص کسی کتابی

لڑکی سے شادی کرے گا تو مسلمان اس لڑکی کی کتاب اور رسول پر ایمان رکھتا ہے ، تو اس طرح وہ اس کے دین پر مجمل ایمان رکھنے کی بنا پر اس کے دین اور مبادیات کا احترام کرے گا جو کہ آپس میں تفاھم اور سمجھنے سمجھانے کا ذریعہ ہے ، اور اسی بنا پر وہ عورت اپنی کتاب کی بنا پر اسلام قبول کر لے گی ۔

لیکن اگر اہل کتاب کے کسی کافر نے جب
مسلمان عورت سے شادی کی جو کہ عورت کے دین پر ایمان ہی نہیں رکھتا ، تو اس لیے مسلمان عورت اس سے اپنے دین اور مبادیات کا احترام نہیں پائے گی ، تو اس طرح ان کی آپس میں نہیں بن پائے گی اور وہ تفاھم اختیار نہیں کر سکیں گے کیونکہ وہ تو اس کے دین پر مکمل ایمان ہی نہیں رکھتا ۔

تو اس طرح اس شادی کی مکمل طور پر کوئی
ضرورت ہی نہیں رہ جاتی جس کی بنا پر اسے ابتدا میں ہی منع کر دیا گیا ہے ۔ اھ کچھ کمی بیشی کے ساتھ

دیکھیں اضواء البیان (8/164-165
)

تو اس لیے دوبارہ نیا نکاح کیا جائے ،
واللہ تعالی اعلم ۔

اور صلاۃ ناری کے بارہ میں سوال کا
جواب آپ سوال نمبر (7505) کے جواب میں
دیکھیں ۔

واللہ اعلم .